Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ ‏— رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۷ رمضان ۱۳۹۳ھ ۲۵ اخاء ۱۳۵۲ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "کل صبح اچانک خون کا دباؤ بہت کم ہوگیا تھا جس کی وجہ سے ضعف کی تکلیف رہی۔ شام کو طبیعت بہتر ہوگئی۔ آج صبح بھی خون کا دباؤ معمول سے کسی قدر کم ہے اور ضعف محسوس ہو رہا ہے۔" احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں دو روز قبل ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت ان ہر دو مقدس و بابرکت وجودوں کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم جناب ملک فضل حسین صاحب کراچی اور لاہور میں مقیم الہ زیر علاج رہنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ ہنوز صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر زندہ و سلامت رکھے۔

میرے خسر محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب آف لاہور ان دنوں سخت بیمار رہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اُن کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحتیاب کرے۔ آمین
(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

ربوہ - ۲۳ اخاء۔ مکرم محمد عبیداد عبد المنان صاحب دہلوی کی طبیعت گزشتہ چند روز سے پھر زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کھڑے ہوتے سے چکر آتے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

برادرم چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ ریٹائرڈ کموڈور نیوی حال جنرل منیجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین کی اہلیہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا معدہ اور آنتوں کا آپریشن ہوا تھا جس سے وہ جانبر نہ ہوسکیں۔ احباب سے اُن کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (صلاح الدین احمد مشیر قانون و ناظم جائیداد ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا اور اس کی قبولیت کے درمیانی عرصہ میں کبھی ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں

ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دُعا کے لئے جوش بڑھتا ہے

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اسکے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دُعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاویگا، اُسی قدر رُوح میں گدازش ہوتی جائیگی۔ اور یہ دُعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہیئے کہ میری دُعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفات سے انکار ہوجاتا ہے کہ وُہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۳)

لقمان سکالر کا اعزاز

(مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی۔ صدر شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ):

احباب یہ مسرت انگیز خبر سُن چکے ہیں کہ ہمارے کالج کے طالبعلم عزیز نعیم احمد صاحب طاہر ایم ایس سی فزکس کے سالانہ امتحان میں ۹۱۹ نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی بھر میں اوّل آئے ہیں۔ قبل ازیں دورانِ تعلیم انہوں نے مسلسل دو سال قبل لقمان سکالرشپ کا اعزاز بھی حاصل کیا تھا۔ یہ سکالرشپ ایم ایس سی کے اُن تین وظائف میں سے ہے جو کالج کے طلباء کیلئے جاری کئے گئے ہیں۔

لقمان سکالرشپ جو -/۷۲۰ روپے سالانہ کی مالیت کا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ۱۹۶۹ء سے قائم ہے اور بلا تفریق ہر اس طالبعلم کو عطاء کیا جاتا ہے جو تعلیمی میدان میں سبقت لے جائے۔ چنانچہ پچھلے دو سال سے نعیم صاحب یہ اعزاز حاصل کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے یونیورسٹی کے امتحان میں بھی اولیت کا یہ اعزاز برقرار رکھا ہے۔

خاکسار نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ خوشخبری پہنچا کر عرض کی تھی کہ یونیورسٹی میں اوّل آنے والے طالبعلم کو ایک سال کیلئے ریسرچ سکالرشپ جو لیکچرر کی تنخواہ کے برابر ہو مرحمت فرمایا جائے۔ چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ حضور نے یہ تجویز منظور فرمالی ہے اور مکرم نعیم احمد صاحب طاہر کو پہلا ریسرچ سکالرشپ عطاء فرمایا ہے۔ نعیم احمد صاحب ایک سال تک شعبہ طبعیات میں تدریس و تحقیق کا کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اُنکے لئے اور کالج کے لئے مبارک کرے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ اخاء ۱۳۵۲ ہش

دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کا باطنی محاذ اور اسے مضبوط بنانے کی ضرورت

اگر مومنوں کو کسی وقت دشمن کی مسلسل جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس سے جنگ کرنی پڑے تو وہ بیک وقت دو محاذوں پر اس سے جنگ کرتے ہیں۔ ایک محاذ ظاہری ہوتا ہے اور دوسرا باطنی۔ ظاہری محاذ پر وہ دشمن کے خلاف میدانِ کارزار میں برسرِ پیکار ہوتے ہیں۔ اور باطنی محاذ جسے کھولنا اُن کے لئے ناگزیر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں کا محاذ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ان دونوں محاذوں کا ذکر ساتھ ساتھ آتا ہے۔ اگر حالات کے ماتحت کسی وقت ظاہری محاذ سرد پڑ جائے اور خواہ وقتی طور پر ظاہری محاذ پر سرگرمی ممکن نہ رہے تو بھی باطنی محاذ پر مومنوں کے لئے سرگرمی کو نہ صرف جاری رکھنا ضروری ہوتا ہے بلکہ اِس محاذ پر پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی دکھانا اُن کے فرائضِ منصبی میں داخل ہوتا ہے۔

اسرائیل کی جارحیت کے خلاف عربوں کو اپنے علاقے واپس لینے کی موجودہ جنگ میں ایک دفعہ پھر بڑی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے حصولِ مقصد سے پہلے ہی جنگ بندی پر راضی ہونا پڑا ہے۔ یہ صورتِ حال دُنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے انتہائی تکلیف دہ ضرور ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ظاہری محاذ کے سرد پڑ جانے پر باطنی محاذ پر سرگرمی میں کمی واقع ہو۔ بلکہ اِس محاذ پر سرگرمی پہلے سے زیادہ بڑھ جانی چاہیئے کیونکہ مسلمانوں کی اصل اور حقیقی کامیابی کا انحصار دعاؤں پر ہی ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اِس محاذ پر پوری سرگرمی نہ دکھانے کی وجہ سے بھی ظاہری محاذ پر سرگرمی خاطر خواہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو پاتی اور اس کے لئے کوئی اور وقت مقدر کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لئے ازبس ضروری ہے کہ وہ باطنی محاذ پر جو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کا محاذ ہے پہلے سے کہیں بڑھ کر سرگرمی کا مظاہرہ کریں تا خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ میں رُونما ہونے والی عظیم مغربی طاقتوں کی تباہی اور اُن کے ظلم کے استیصال کے متعلق قرآن مجید میں جو وعدہ فرمایا ہے وہ اِن دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اسے اپنے فضل سے جلد پورا فرمائے اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو خود کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

ویسے بھی قرآنِ مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں سر اُٹھانے والی عظیم طاقتیں اِس قدر عروج اور غلبہ حاصل کریں گی کہ مسلمانوں کے لئے ظاہری ہتھیاروں سے اُن کا مقابلہ کرنا ممکن نہ ہوگا۔ وہ طاقتیں خود شیاطین کا رُوپ دھارنے کے بعد دوسری کافر قوموں کو مسلمانوں کے خلاف اُکسائیں گی اور اِس طرح مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیں گی۔ اُسوقت مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ جلدی میں اُن کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھائیں بلکہ تقویٰ اور نیکی کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں لگے رہیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اُن بڑی طاقتوں اور اُن کے ساتھیوں کو جنہیں وہ اکساتی ہیں خود تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا اور اِس طرح مسلمانوں کیلئے اقبال و عروج کے زمانہ کو واپس لے آئے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وساطت سے آخری زمانہ کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّھُمْ اَزًّا ۙ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ

(سورۃ مریم آیات ۸۴، ۸۵)

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم نے شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے کہ وہ کافروں کو اُکساتے رہیں۔ پس تو اُن کے خلاف جلدی میں کوئی قدم نہ اُٹھا ہم نے اُن کی تباہی کے دن گِن رکھے ہیں۔

اِن آیات کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ کی اُن بڑی طاقتوں کو جنہوں نے شیاطین کا روپ دھارا ہوا ہے اور اُن دوسری کافر قوموں کو بھی جنہیں یہ بڑی طاقتیں ظلم اور فساد پر اُکساتی ہیں خود تباہ و برباد کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اور اُس نے اُن کی تباہی کے دِن گِن رکھے ہیں۔ جب یہ دن پورے ہو جائیں گے۔ پھر اُنہیں خدائی عذاب کے نتیجہ میں اُن پر وارد ہونے والی تباہی و بربادی سے کوئی بچا نہیں سکیگا۔ مسلمانوں کو بہرحال اِس زمانہ میں اُسوقت تک صبر اور دُعاؤں سے کام لینا ہوگا جس وقت تک کہ ان ظالم اور فسادی قوموں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ملی ہوئی ہے، جب ڈھیل کا وہ عرصہ جسے خدا تعالیٰ نے گِن رکھا ہے ختم ہو جائے گا تو پھر اِن قوموں پر وہ تباہی آئے گی کہ ان کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ حتّٰی کہ بعد کے زمانہ کے لوگ بھول جائیں گے کہ کبھی دنیا کے پردے پر ایسی ظالم اور فسادی قومیں بھی آباد تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِسی سورۃ میں آگے چل کر ان ظالم قوموں کے متعلق مزید فرماتا ہے:-

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؕ وَکُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَکَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِکْزًا ۝

(سورۃ مریم آیات ۹۶ تا ۹۹)

(خدا نے) ان کو گھیر رکھا ہے اور گِن رکھا ہے اور وہ سب کے سب قیامت (یعنی فیصلہ کی گھڑی) کے دن فرداً فرداً اسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں خدائے رحمٰن اُن کے لئے وُدّ پیدا کر دیگا۔ پس ہم نے تو اِس قرآن کو تیری زبان میں آسان کر کے اتارا ہے تاکہ تو اِس کے ذریعہ سے متقیوں کو بشارت دے اور اس کے ذریعہ سے جھگڑالو قوم کو ہوشیار کرے۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جو ان سے پہلے گزری ہیں (کہ ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں) کیا تُو ان میں سے کسی کو بھی کسی حِس کے ذریعہ سے محسوس کرتا ہے یا ان کی بھنک سُنتا ہے؟ (یعنی ان کا ایسا نام و نشان مٹا ہے کہ دنیا اُنہیں بھول چکی ہے)

اِن آیات کی رُو سے موجودہ زمانہ کی بڑی طاقتوں اور ان کے اشارہ پر چلنے والی قوموں کا جن میں یہود اور ان کی نام نہاد مملکت اسرائیل بھی شامل ہے بالآخر مٹنا یقینی ہے۔ انہیں ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں گھیرے میں لیا ہوا ہے اور ان کی تباہی کے دِن گِن رکھے ہیں۔ جب یہ دن پورے ہو جائیں گے تو پھر ان کی اصلاح نہ ہونے اور ان کے راہِ راست پر نہ آنے کی صورت میں انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائیگا۔ اسکے آثار اور نشان تک بھی باقی نہ رہیں گے۔ یہ خدائی فیصلہ ہے جو ایک دن نافذ ہو کر رہیگا۔ اِس فیصلہ کی رُو سے بالآخر فلسطین کی سرزمین مسلمانوں کو مل کر رہے گی۔ اس پر یہود کا قبضہ جو بڑی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا مرہونِ منت ہے ختم ہوگا اور ہو کر رہیگا۔ مسلمان پھر فلسطین میں آباد ہوں گے اور وہاں ہمیشہ برسرِ اقتدار رہیں گے۔ یہود کے قبضہ کو برقرار رکھنے کی کوششیں اور ان کوششوں میں بڑی طاقتوں کی ظاہری کامیابیاں محض عارضی ہیں۔ نہ یہود رہیں گے اور نہ فلسطین پر ان کا قبضہ برقرار رہے گا اور نہ وہ بڑی طاقتیں ہی جنہوں نے اس کے قبضہ کو برقرار رکھا ہوا ہے اور جو اسے ایک سہارے کے بعد دوسرا سہارا دیتی چلی آ رہی ہیں باقی رہیں گی۔ ان سب کیلئے عبرتناک تباہی مقدر ہے جو خدائی وعدہ کی رُو سے ان پر مسلّط ہو کر رہے گی۔

البتہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تقویٰ اور نیکی کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے مناسب حال اعمال بجا لائیں اور قرآن مجید کے ذریعہ تبشیر و انذار کا فریضہ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں ہمہ تن مصروف رہ کر دشمنانِ اسلام کے خلاف باطنی محاذ میں کوئی کمزوری نہ آنے دیں۔ اسی میں بالآخر ان کی کامیابی اور غلبہ کا راز مضمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ امتوں اور دیگر مذاہب میں روزہ

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ

قرآن مجید سے جو پہلی الہامی کتب (سماوی) کی اصولی تعلیم کی تصدیق کرتا ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ صرف اسلام میں ہی فرض نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں اور قوموں میں بھی روزہ کو رضاء الٰہی کے حصول اور عبادت کا ایک ضروری جزو قرار دیا گیا ہے۔ اور روزہ کسی نہ کسی شکل میں قریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے چونکہ قرآن شریف ایک جامع اور مکمل آخری شریعت ہے اس لئے اس میں احکام بھی مکمل صورت میں دئے گئے ہیں اور یہ قرآن مجید ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ دیگر شرائع کے مقابلہ میں نہ صرف احکام کو مع ان کے فوائد و حکمت کے بیان کرتا ہے بلکہ ہر چیز کی دلیل اور ثبوت بھی مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ اسلامی عبادات کے سلسلہ میں بھی یہی طریق کارفرما نظر آتا ہے مثال کے طور پر روزہ ہی کو لیجئے اس کا حکم دیتے ہوئے اس کی حکمتیں اس کے فوائد ظاہری و باطنی اور اس کے متعلق تفصیلی ہدایات اسلامی شریعت میں موجود ہیں اور جیسے قرآن شریف میں روزوں کا حکم کس خوبی کے ساتھ ان الفاظ میں دیا گیا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(بقرہ رکوع ۲۳)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو اس میں جہاں روزہ کا مقصد اس کی حکمت اور فائدہ۔ تقوے کا حصول بتایا گیا ہے وہاں اسے اس رنگ میں بھی مزین کر دیا گیا ہے کہ صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ تم سے پہلی امتوں کو بھی دیا گیا تھا۔

انسان کی عادت ہے کہ جب کسی بظاہر مشکل اور مشقت والے کام کی بنا وہ یہ دیکھتا ہے کہ صرف اکیلے اس کو ہی اس کا مکلف نہیں کیا گیا ہے تو وہ اُسے مشکل نہیں سمجھ لیتا ہے لیکن جب ایسا حکم دیگر لوگوں کو بھی دیا گیا ہو اور سب لوگ اس میں شامل ہوں تو اس کی مجبوری کو مشکل نہیں بلکہ آسان خیال کرتا ہے۔ چنانچہ یہی حکمت اس میں ہے کہ قرآن مجید نے روزہ کے حکم کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اب جبکہ پہلی امتوں پر بھی فرض قرار دیا گیا تھا۔ اور اس کے ذریعہ پہلے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے اور قرب الٰہی حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور پھر اسلام میں روزہ میں آسانی پیدا کر کے روزہ کا مقصد تقوےٰ کے حصول کے علاوہ

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(بقرہ ع ۲۳)

بھی بیان فرمایا گیا ہے!

یعنی کہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو شاملاً مکمل صورت میں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکرگذار بندے بنو۔

(۲)

پہلی امتوں میں روزہ کا ثبوت

جب ہم روزہ کے بارہ میں پہلی قوموں اور مذاہب پر نظر کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ گو مختلف زمانوں کے حالات اور تقاضوں کے لحاظ سے اس کی صورت مختلف ہو اور ہر قوم و مذہب کے روزہ کا طریق الگ ہو تاہم قرآن مجید کی پیش کردہ حقیقت کو اسلام سے قبل بھی مختلف مذاہب میں روزہ ایک فرض کی حیثیت رکھتا تھا عیاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں بائیبل (عہد قدیم و عہد جدید) سے چند ایک تفصیلی حوالہ جات درج کرنے سے قبل اجمالی طور پر انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا سے زمانہ حاضرہ کی تحقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل حوالہ کا مطالعہ از حد مفید ہوگا جس میں روزہ کے زیر عنوان لکھا ہے کہ:۔

"روزہ کے اصول اور طریقے گو آب و ہوا قومیت اور تہذیب اور گردوپیش کے حالات کے لحاظ سے بہت مختلف ہیں لیکن کسی ایسے مذہب کا نام بمشکل لیا جا سکے گا جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو بغیر کسی "روزہ ایک مذہبی رسم کی صورت میں ہر جگہ موجود ہے اور مزید اس پر لکھا ہے کہ ہندوؤں کو سب سے زیادہ ریاضت کا دعویٰ ہے یعنی "برت" یعنی روزہ سے وہ بھی آزاد نہیں)۔ ہر ہندی ماہ کی گیارہ بارہ کو برہمنوں پر اکادشی کا روزہ ہے۔ اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے۔ بعض برہمن کاتک کے مہینے میں ہر دو شنبہ کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہندو جوگی چلّہ کشی کرتے ہیں۔ یعنی چالیس دن تک اکل و شرب سے احتراز کرتے ہیں۔

ہندوستان کے تمام مذاہب میں جینی مذہب میں روزہ کی سخت شرائط ہیں ان کے ہاں چالیس چالیس دن کا ایک روزہ ہوتا ہے۔ گجرات کا [illegible] اور دکن کے جینی کبھی کبھی ہفتہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں کے شمول میں نظر آتا ہے۔ یونان میں صرف عورتیں تھسموفریا کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھتی تھیں۔ پارسی مذہب میں گو عام پیروؤں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں بھی موجود تھا خصوصاً پیشواؤں کے لئے تو پنجسالہ روزہ فرض تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۹ ایڈیشن ۱۱ صفحہ ۱۹۴-۱۹۳)

بائیبل میں روزوں کا ذکر

یہود میں روزہ عہد قدیم کے

مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں میں بھی روزہ کی عبادت کا حکم موجود تھا۔ (۱) حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر خداتعالیٰ کی عبادت میں جو چالیس خاص دن گذارے ان کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"سو وہ چالیس دن،
اور چالیس رات
وہیں خداوند کے پاس
رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی
پیا۔ اور اس نے اُن لوحوں
پر اُس عہد کی باتوں کو یعنی
دس احکام کو لکھا۔"

(خروج ۳۴/۲۸)

اس سے حضرت موسیٰ کا [illegible] دن روزہ رکھنا عیاں ہے۔ جس کی متابعت میں یہود کے ہاں چالیس دن کا روزہ مستحب ہے۔ خصوصاً چالیسویں دن کا روزہ تو ان کے ہاں فرض سمجھا جاتا ہے۔ جو ان کے ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس دن حضرت موسیٰ کو تورات کے دس احکام دئے گئے۔ اس دن کے روزہ کی اہمیت اور فرضیت مندرجہ ذیل حوالہ سے ظاہر ہے

"اور یہ تمہارے لئے ایک دائمی قانون ہو کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم اپنی جان کو دکھ دینا۔ اور اس دن کوئی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے بیچ بود و باش رکھتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے کیونکہ اس روز تمہارے واسطے تم کو پاک کرنے کے لئے کفارہ دیا جائے گا۔" (احبار ۱۶/۲۹)

واضح ہے کہ یہاں اپنی جان کو دکھ دینے سے مراد تورات کے محاورہ کے مطابق روزہ ہے۔ چنانچہ اسی لئے یہودیوں میں روزہ رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح گنتی میں اسی بارہ میں مذکور ہے کہ:۔

(۲) "پھر اس ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو تمہارا مقدس مجمع ہو۔ تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا۔۔۔۔ اور کسی طرح کا کام نہ کرنا" (گنتی ۲۹/۷)

ایسے ہی حوالہ جات ذیل سے بھی ظاہر ہے کہ یہودیوں میں روزہ کی عبادت رائج کی گئی تھی

(۴) "تم روزہ کے لئے ایک دن کو مقدس کرو" (یوایل ۱/۱۴)

(۵) "صیون میں نرسنگا پھونکو اور روزہ کے لئے ایک دن مقدس کرو" (یوایل ۲/۱۵)

(۶) "اور یہوسفط ڈر کر دل سے خداوند کا طالب ہوا اور سارے یہوداہ میں روزے کی منادی کرائی" (۲۔ تواریخ ۲۰/۳)

(۷) "تب سب بنی اسرائیل اور سب لوگ اٹھے اور بیت ایل یعنی خدا کے گھر میں آئے اور وہاں خداوند کے حضور بیٹھے روتے رہے اور اس دن شام تک روزہ رکھا" (قضاۃ ۲۰/۲۶)

(۸) "تب میں نے اہاوا کے دریا پر روزہ کی منادی کرائی تاکہ ہم اپنے خدا کے حضور اس سے اپنے اور اپنے بال بچوں اور اپنے مال کے لئے سیدھی راہ طلب کرنے کو فروتنی کریں" (عزرا ۸/۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۹) "جب میں نے یہ باتیں سنیں تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی" (نحمیاہ ۱/۴)

(۱۰) "پھر اسی مہینے کی چوبیس تاریخ کو بنی اسرائیل روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور مٹی اپنے سر پر ڈال کر اکٹھے ہوئے۔" (نحمیاہ ۹/۱)

(۱۱) "تب داؤد نے اپنے کپڑوں کو پکڑ کر ان کو پھاڑ ڈالا اور اس کے ساتھ کے سب آدمیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ ساؤل اور اس کے بیٹے یونتن اور خداوند کے لوگوں اور اسرائیل کے گھرانے کے لئے نوحہ کرنے اور رونے لگے اور شام تک روزہ رکھا۔ اس لئے کہ وہ تلوار سے مارے گئے تھے۔" (۲-سموئیل ۱۲/۱)

(۱۲) "ساؤل کی موت پر اس کی قوم نے سات دن تک روزہ رکھا" (۱-سموئیل ۳۱/۱۳)

(۱۳) "جب تم لوگوں نے پانچویں اور ساتویں مہینے میں ان ستر برس تک روزہ رکھا اور ماتم کیا تو کیا کبھی میرے لئے خاص میرے ہی لئے روزہ رکھا تھا۔" (زکریاہ ۵/۷)

(۱۴) "سو وہ سب (بنی اسرائیل) مصفاہ میں فراہم (یعنی جمع) ہوئے اور پانی بھر کر خداوند کے آگے انڈیلا۔ اور اس دن روزہ رکھا۔" (۱-سموئیل ۶/۷)

(۱۵) "یہودیوں کے درمیان بڑا ماتم اور روزہ اور گریہ وزاری اور نوحہ شروع ہو گیا اور بہتیرے ٹاٹ پہنے راکھ میں پڑے" (آستر ۳/۴)

(۱۶) "تب نینوہ کے باشندوں نے خدا پر ایمان لا کر روزہ کی منادی کی اور ادنیٰ و اعلیٰ سب نے ٹاٹ اوڑھا" (یوناہ ۵/۳)

عیسائی مذہب میں روزہ

قرآن مجید کے اس دعویٰ کی تائید و شہادت میں کہ اسلام سے قبل کی قوموں اور مذاہب میں روزے رائج تھے۔ گزشتہ درج شدہ حوالجات میں قدیم قوموں اور یہود کے بارہ میں توریت وغیرہ عہد قدیم کی کتب سے ذکر کیا گیا ہے۔ اب ذیل میں عیسائی مذہب میں روزہ کی بابت چند حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ انجیل اور عہد جدید کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:-

(۱) حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے جنگل میں چالیس روز تک روزہ رکھا۔ لکھا ہے:-

"اس وقت ... یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی۔" (متی ۱-۲/۴)

(۲) پھر حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی کہ:-

"اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے .... تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔" (متی ۱۶/۶-۱۸)

(۳) "وہ (فنوایل کی بیٹی حناہ) چوراسی برس سے بیوہ تھی۔ اور ہیکل سے جدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دن روزوں اور دعاؤں کے ساتھ عبادت کیا کرتی تھی" (لوقا ۲/۳۷)

(۴) "جب وہ گھر میں آیا تو اس کے شاگردوں نے الگ اس سے پوچھا کہ ہم اسے (بدروح کو) کیوں نہ نکال سکے۔ اس نے ان سے کہا کہ یہ جنس روزہ اور دعا کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی۔" (مرقس ۹/۲۸-۲۹)

(۵) "جب بہت عرصہ گزر گیا اور جہاز کا سفر اس لئے خطرناک ہو گیا کہ روزے کا دن گزر چکا تھا..." (اعمال ۲۷/۹)

غرضیکہ بائیبل (عہد قدیم و عہد جدید) کے مندرجہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ایک تاریخی صداقت کا حامل ہے کہ روزے اسلام سے قبل کی اقوام پر بھی فرض کئے گئے تھے اور گو اسلام میں روزہ کا حکم جدید نہیں تاہم ان میں قرآن مجید الیسی آخری اور مکمل شریعت کے پیش کردہ روزوں کی طرح نہایت مکمل اور جامع شکل نہ تھی۔ جس کی طرف اس مضمون کے شروع میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

محترم والدِ صاحب کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب)

اس مبارک ماہِ رمضان میں بھائیوں اور بہنوں کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی اور روزے رکھنے کی توفیق دی ہے وہ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میرے محترم والد صاحب اس لحاظ سے بہت ہی خوش قسمت تھے کہ ساری عمر سوائے آخری سال کے اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت بھی بہت اچھی بخشی اور ہر سال پورے روزے رکھنے کی بھی توفیق دی سوائے ان ایام کے جو قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سفر کے دوران پڑتے تھے۔ انہوں نے رمضان میں سفر کو ملتوی کیا اور حق تو یہ ہے کہ سلسلہ میں شامل ہونے کے بعد حیدرآباد سے قادیان یا ربوہ کے علاوہ شاید ہی انہوں نے اور کوئی سفر کیا ہو۔ بجز سفر حج بیت اللہ کے۔ ان کی ہستی میں یہ بات بالخصوص نظر آتی تھی کہ روزے ان کی صحت کے ممد تھے اور صحت روزوں کی محافظ۔

ان کی زندگی کا ایک عجیب و غریب واقعہ تحدیثِ نعمت کی غرض سے بھی لکھتی ہوں اور اس غرض سے بھی کہ شاید ناظرین میں سے کسی کو اس واقعہ کی تفصیل کا زیادہ علم ہو اور وہ اس کا اظہار خلق اللہ کی بہتری کے لئے کر سکیں۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک زمانہ میں والد صاحب کو نصف سر کے شدید درد کے دورے ہوتے تھے جو انتہائی تکلیف دہ تھے۔ حیدرآباد اور بمبئی کے ہر معروف ڈاکٹر انگریزی حکیم ہومیوپیتھ اور وید کا بتایا ہوا علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوا پھر دوست احباب کے بتلائے ہوئے مختلف نسخے بھی استعمال کئے مگر بے سود۔ بالآخر ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ شہر سے باہر ایک شخص ہے جو دردِ سر کے علاج کا ماہر ہے اور اس خاص قسم کے درد کا علاج کن پٹی کے اوپر بائیں طرف ایک لوہے کی کیل ہتھوڑی کے ذریعہ سے سر کی ہڈی میں ٹھونک کر کرتا ہے۔ ظاہر ہے یہ علاج خوفناک تھا مگر درد کچھ اب موذی ہو گیا تھا کہ ہمت کر کے اور دل مضبوط کر کے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ بیماری کے درمیان سارا عرصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور میں دعا کی درخواست کرتے رہے۔ اور اس آخری علاج سے قبل حضورؓ کو خاص طور پر دعا کے لئے لکھا اور اس انوکھے علاج کی نوعیت سے بھی مطلع کیا۔ مقررہ روز صبح کے وقت وہ ماہر علاج آیا اور لوہے کی کیل لے کر کنپٹی پر رکھی اور ٹھونکنے کے لئے ہتھوڑا ہاتھ میں لی کہ دفعتاً تار والے کی آواز آئی۔ والد صاحب نے اس سے فرمایا کہ ٹھہرو دیکھیں کس کا تار ہے۔ تار آیا تو وہ حضرت امیر المومنینؓ کا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ لوہے کی کیل والا علاج ہرگز نہ کرو بلکہ ایک دوا (جس کا نام تار میں لکھا تھا لیکن بدقسمتی سے مجھے یاد نہیں رہا وہ دوا) استعمال کرو۔ سب کو بہت خوشی ہوئی اور ماہر علاج کو فیس و انعام دے کر رخصت کیا۔ حضورؓ کی تجویز کردہ دوا سے مرض کلیۃً غائب ہو گیا اور پھر کبھی نمودار نہ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اگر کسی بھائی کو اس دوا کا علم ہو جو کہ حضورؓ نے تجویز فرمایا تھا تو اس کا ذکر خلق اللہ کے لئے مفید ہوگا۔ یہ خلیفۂ وقت کی شفقت اور دعاؤں کا کرشمہ تھا کہ اس موذی مرض سے اس آسانی سے ہمیشہ کے لئے نجات ملی۔

ان کے صدقاتِ جاریہ میں سے علاوہ اور چیزوں کے ایک عمارت جوبلی ہال کے نام سے تھی جو کہ والد صاحب مرحوم نے دریائے موسیٰ کے پل کے متصل بنوائی تھی۔ یہ عمارت مسجد کا کام بھی دیتی تھی اور تبلیغی جلسوں اور تربیتی جلسوں کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔ یہ عمارت صرف ہال ہی نہ تھی بلکہ خاموش تبلیغ کی تصویر تھی۔ دیواروں اور ستونوں پر ہر طرف احمدیت کے اصول اور اس کی تعلیم اور اس کی صداقت کے دلائل اختصار سے مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و ارشادات سے پر کر کے سیاہ روشنائی میں موٹے حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ چند سال ہوئے موسلا دھار بارش کے دوران اس ہال کا ایک حصہ اس طرح منہدم ہو گیا کہ بقیہ عمارت خطرناک اور ناقابل استعمال ہو گئی۔ مدت تک اس کی مرمت کی طرف جماعت کے بزرگوں نے توجہ نہ دی بالآخر اس عاجزہ کی درخواست پر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مقامی عہدہ داروں کو توجہ دلائی اور انہوں نے دوبارہ چندہ کر کے اس تاریخی عمارت کو بحال کیا اور ابھی حال ہی میں یعنی ۳ر جون ۱۹۷۳ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسٹر ڈیوراج ارس وزیر اعلیٰ صوبہ میسور اور اس تقریب کے مہمان خصوصی کی موجودگی میں اس ہال کی رسم افتتاح ادا فرمائی۔ مسٹر جے پی سینٹ لاڈ ہندوستانی سفیر مقیم ... بھی اس تقریب میں شریک تھے۔ اس ہال کی یہ خصوصیت تھی کہ حضرت سیٹھ صاحب نے اس کے ابتدائی افتتاح کے موقعہ پر اعلان کیا تھا کہ یہ ہال ہر مذہب اور ملت کے عقائد کی اشاعت کے لئے کھلا رہے گا۔ بشرطیکہ اس اشاعت میں شرک کی تعلیم شامل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہال اب بھی غیر مسلموں کے لئے توحید کی اشاعت کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔ نیز بین المذاہبی اتحاد اور امن دوستی کی تحریکوں کے لئے بھی اس کے دروازے کھلے ہیں۔ صرف ایک خامی اس ہال کی موجودہ شکل میں بہت شدت سے محسوس ہوتی ہے اور وہ یہ کہ نہ معلوم کس مصلحت سے موجودہ اربابِ حل و عقد نے وہ تمام تحریرات و اقتباسات کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و انبیاء کو یک قلم غائب کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان تحریرات کو دوبارہ بحال کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ ان نوازشات کے لئے میں حضرت میرزا وسیم احمد صاحب اور مقامی عہدہ داروں کی بے حد مشکور ہوں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت سیٹھ صاحب کو سب سے بڑا فکر اس بات کا رہتا تھا کہ کسی طرح اپنی سوتیلی والدہ صاحبہ اور سوتیلے بھائیوں کو احمدیت کے حلقہ بگوش کریں۔ اور وہ ہر موقعہ پر انہیں تبلیغ کرتے اور اپنی سوتیلی والدہ صاحبہ کی جو کہ آغا خان کی مریدنی تھیں ہر طرح سے خدمت کرتے۔ ایک دفعہ جب وہ انہیں تبلیغ کر رہے تھے تو ہماری دادی جان کو جو کہ پان کھانے کی عادی تھیں پان کی پیک تھوکنے کی حاجت محسوس ہوئی۔ اگالدان کہیں قریب نہ تھا۔ اس خیال سے کہ انہیں اٹھنے میں تکلیف ہوگی۔ اپنے ہاتھوں کو پیالے کی شکل میں بنا کر سامنے کر دیا اور فرمایا کہ اگالدان حاضر ہے۔ جب دادی جان صاحبہ نے انکار اور تکلف کیا اور خادمہ کو آواز دی کہ اگالدان ڈھونڈ لائے تو تب والد صاحب نے خادمہ کو واپس کر دیا اور باصرار دادی جان کو اپنا دستی اگالدان استعمال کرایا۔ جہاں ایک طرف خدمتِ والدین کا یہ عالم تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں انہیں ہمیشہ یہ تلقین کرتے رہتے کہ آغا خان کو روپے پیسوں کی تھیلی ثواب کی امید میں دینے سے یہ ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ زکوٰۃ ادا کریں جو اسلام کا بنیادی حکم ہے اور جس کا رواج اسماعیلیہ فرقہ میں ان کے امام نے منسوخ کر کے احکام شریعت میں دست برد کی ہے۔

قبلہ والد صاحب کی عام سکولوں کی تعلیم کے اعتبار سے جو تعلیم تھی وہ کوئی اعلیٰ درجہ کی نہ تھی محض کاروباری ضروریات کے لئے کافی تھی مگر احمدیت کے مطالعے کے شوق میں انہوں نے اردو اور انگریزی پر پوری طرح قدرت حاصل کر لی یہاں تک کہ بے شمار رسالے اور تبلیغی ٹریکٹ اور کتابیں ہر دو زبان میں تصنیف و تالیف کر کے دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب ان کو بشارت دی کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سے ان زبانوں میں M.A کی ڈگری عطا ہوئی ہے۔ چنانچہ اک روز یا چند روز بعد جب وہ اپنے عزیزوں سے ملے جو کہ انہیں پاگل یا MAD کہا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دیئے ہوئے لقب MAD کو یہ تعبیر بتائی ہے کہ یہ Reversed M.A کے مترادف ہے۔ سبحان اللہ۔

والد صاحب کے تبلیغی جوش کی تقلید ان کے چھوٹے فرزند یوسف احمد الہ دین نے کی ہے اور کتابوں اور ٹریکٹوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچانے کی روایت کو برقرار رکھا ہے گو کہ ان میں تصنیف و تالیف کا رجحان نہیں۔ انہیں ایک مدت سے مالی مشکلات کا سامنا ہے میں تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ اس مبارک مہینے میں اور اس کے بعد بھی ان کے رزق کی فراخی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ نیز میری پیاری بہن کی لڑکی مبارکہ جو کہ گزشتہ ۳۵ سال سے ایک نہایت موذی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے والدین کے لئے سخت اذیت کا باعث ہے اس کی بیماری سے نجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ان تمام قریبی رشتہ داروں کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں جو راہ راست سے دُور جا پڑے ہیں۔ اور جن کے لئے میرے پیارے والدین دن رات دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سچے دین پر قائم کرے۔ اخیر میں اپنے والدین کی ترقی درجات اور رضائے الٰہی و قرب الٰہی کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

میں بالآخر ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو میری درخواست پر میرے صاحب بزرگوار اور میری والدہ مرحومہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو بغیر میری تحریک کے خود اپنی محبت اور خلوص کے باعث جو ان کو میرے والدین سے ہے اپنی طرف سے دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرہ میمونہ لاہور میں بہت بیمار ہے۔ قارئین کرام اس کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (البشریٰ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

۲۔ خاکسار کے ماموں مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب بدوملہوی حال ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی عارضہ دل بیمار ہیں۔ بعض وقت تکلیف شدت اختیار کر جاتی ہے۔ اسی طرح خاکسار کی ہمشیرہ حنیفہ بیگم لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے جو بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ احباب ہر دو کی کامل و عاجل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خان دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

۳۔ والدہ صاحبہ محترمہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی طبیعت بوجہ ملیریا ناساز ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ کراچی)

۴۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست محترم عبدالعزیز صاحب زرگر کالا گجراں ضلع جہلم جزء مساجد ممالک بیرون مبلغ ۵۰/- روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے والد صاحب بہت بیمار ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے اور ان کے والد صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۵۔ میرے برادر بزرگ چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب ایم اے عرصہ سے عارضہ جگر بیمار ہیں اب ۱۶؍ اکتوبر سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں داخل ہو کر زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفاء عاجل و صحت کاملہ کے لئے ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں دعا فرما دیں۔ (محمد عبداللہ ریٹائرڈ سیکشن افسر جھنگ صدر)

۶۔ خاکسار کافی عرصہ سے جوڑوں کے درد اور تبخیر معدہ کے عارضہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل اور مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (شیخ دوست محمد احمدی دکاندار کوٹ مومن)

۷۔ میں مالی پریشانیوں کی وجہ سے بہت گھبرا گیا ہوں۔ کاروبار بالکل ختم ہو گیا ہے اور مقروض بھی ہوں۔ گھر میں بھی حالات اچھے نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور کر دے اور قرضہ کی ادائیگی کے سامان پیدا فرمائے۔

عبدالغنی
زعیم انصار اللہ سرائے عالمگیر

۸۔ میرا بھتیجا عزیزم منصور احمد بیمار ہے اور ہسپتال میں اس کے گردے کا اپریشن ہوا ہے اس لئے جملہ احباب جماعت سے عزیز کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری فضل احمد فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلے

تقریری مقابلہ: عناوین حسب ذیل ہوں گے۔

معیار اول و دوم (تقریر کا وقت ۳ منٹ)

۱۔ برکات خلافت ۲۔ وقت کی قدر و منزلت ۳۔ استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں
۴۔ محنت۔

معیار سوم (تقریر کا وقت ۳ منٹ)

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا توکل علی اللہ ۳۔ محنت
۴۔ خلافت ثالثہ کی ایک بابرکت تحریک۔

مضمون نویسی:

حسب ذیل عناوین پر حوالوں کی مدد سے ۱/۲ ۱ گھنٹہ تک مضمون لکھنا ہوگا۔ خدام قلم ہمراہ لائیں۔
۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ ۲۔ شدھی تحریک اور جماعت احمدیہ کی خدمات
۳۔ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد ۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دورہ یورپ ۱۹۷۳ء
۵۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ

حفظ قرآن مجید: اس مقابلہ کے دو حصے ہوں گے۔
۱۔ مقابلہ حفظ مابین حفاظ کرام ۲۔ مقابلہ حفظ مابین دیگر خدام
آخر الذکر کے لئے قرآن مجید کے آخری پارہ کی پہلی تین سورتیں مقرر کی گئی ہیں۔

نظم خوانی: حسب ذیل دو نظمیں مقرر کی گئی ہیں جو زبانی سنانی ہوں گی۔

۱۔ اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
(درثمین)

(۲) میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی (کلام محمود)

(مہتمم تعلیم)

دعائے نعم البدل

عزیزم ملک سمیع اللہ صاحب آف شیخوپورہ کا چھوٹا لڑکا سیف اللہ عمر ۵ سال اچانک بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات پانے والا بچہ مکرم حکیم مرزا عبداللہ صاحب آف شیخوپورہ کا پوتا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔
(محمد عبدالحق مجاہد سابق امرتسری۔ شیخ مغل پورہ لاہور)

PILES بواسیر خونی و بادی

مکرمی جناب ڈاکٹر انعام الحق صاحب ایم آر سی ایس لندن نے لکھا آپ کی پائلز کیور (PILES CURE) ایک گولی آزمائی جو کہ عرصہ تین برس سے خونی بواسیر میں مبتلا تھا اور ہر قسم کے معالجات سے تھک چکا تھا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ الحمد للہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راحت ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶ و ۶۰۷

خالص ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
پوٹینسیاں ۶x ۱۲-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰ تا ایک لاکھ
گولیاں ٹکیاں، ملک شوگر، آئینہ شوگر، شیشیاں کارک
تھوک و پرچون لاہور کے نرخ پر حاصل کریں
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے واحد کا نام بلند ہو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائے واحد کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے ہماری جماعت کے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ حضرت المصلح الموعودؓ کے تجویز فرمودہ لائحہ عمل کے مطابق جملہ افراد جماعت کو شمولیت کے لئے تحریک فرماتے رہا کریں۔ لہٰذا ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم مسجدیں اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگ جائیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ میں مجلس مذاکرہ

مجلس مذاکرہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸ر [illegible] بروز جمعرات کالج ہال میں محترم محمد اسلم صاحب فاروقی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی کے فرائض جناب مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر گیمبیا نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم فاروقی صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب کا تعارف کرایا اور ان سے درخواست کی کہ وہ گیمبیا کے تجربات سے طلباء کو واقفیت بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے طلباء کو خطاب کیا۔ خطاب میں انہوں نے فنی تشخیص پر زور دیتے ہوئے کہا کہ طلباء عملی زندگی میں نہ صرف تشخیص کا تمام دار و مدار مشینی آلات پر نہ رکھیں بلکہ خود تشخیص کے فن میں مہارت حاصل کریں۔ انہوں نے گیمبیا میں اپنے طبی تجربات اور وہاں کے حالات پر بھی روشنی ڈالی۔

بعد ازاں انہوں نے طلباء کے سوالات کے جواب دیئے۔ خطاب کے خاتمہ پر مکرم فاروقی صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد مکرم مولوی محمد حسین صاحب فاضل نے دعا کرائی اور اس طرح مجلس مذاکرہ کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سائیکل سفر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر سائیکل سفر کے تحت کراچی سے گیارہ خدام پر مشتمل قافلہ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے بذریعہ سائیکل ۲۰ر اکتوبر کو روانہ ہوا ہے۔ توقع ہے کہ یہ قافلہ ۲۷ر تاریخ تک ربوہ پہنچے گا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ قافلہ بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ دوران سفر ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(قائد ضلع کراچی)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۔۳۔۴ر نومبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس اجتماع کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں ہر جماعت سے نمائندے پہنچنے چاہئیں۔ اور مجالس اور خدام کی گزشتہ سال کی نسبت کہیں زیادہ نمائندگی ہونی چاہیئے۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں قائدین مجالس و اضلاع بھرپور کوشش فرمائیں کہ ان کے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شامل ہوں اور کوئی مجلس ایسی نہ رہ جائے جس میں اس کی نمائندگی نہ ہو۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل کو خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (مینجر)

سوئز کے محاذ پر پھر جنگ شروع ہو گئی

فائر بندی کے چند گھنٹے بعد ہی اسرائیلی فوج کا حملہ، مصری فوج نے حملہ آوروں کو مار بھگایا

دمشق ۲۳ر اکتوبر۔ سوئز کے محاذ پر مصر اور اسرائیل کی فوجوں میں پھر شدید جنگ شروع ہو گئی ہے اسرائیلی فوجوں نے جنگ بندی کے چند گھنٹے بعد ہی نہر سوئز کے مشرقی اور مغربی کناروں پر مصری ٹھکانوں پر بمباری شروع کر دی۔ اسرائیلیوں نے مصری قلعہ بندیوں کی طرف پیش قدمی بھی کی اور نئے مورچے بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ تاہم مصر کے بھرپور جوابی حملے کے بعد اسرائیلی فوج تتر بتر ہو گئی۔ جولان کے محاذ پر بھی بری اور فضائی جنگ جاری رہی ہے۔ کل اسرائیلی فضائیہ نے جبل الشیخ (کوہ حرمن) اور دمشق پر زبردست حملے کئے۔ جنہیں شامی فضائیہ نے بری طرح ناکام بنا دیا اور اسرائیل کے گیارہ طیارے مار گرائے اسرائیل نے شام کے دس طیارے خارج کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ادھر فلسطینی (فدائین) کی کمان نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی چھاپہ ماروں نے اسرائیلی ٹھکانوں اور بستیوں پر دور دور تک حملے کئے ہیں جن میں ہلکے اور بھاری دونوں قسم کے ہتھیار استعمال کئے گئے ہیں۔ کمان نے بتایا کہ مقبوضہ فلسطین کے شمالی علاقے میں گیارہ اسرائیلی بستیوں پر راکٹوں سے حملے کئے گئے اور دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا۔ پی پی آئی کے مطابق کل سوئز کے محاذ پر سارا دن فضائی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ اور زمینی لڑائی بھی جاری رہی مصر نے پانچ اسرائیلی طیارے تباہ کرنے اور اسرائیل نے چار مصری طیارے گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پی پی آئی نے بتایا کہ کل اسرائیلی فوجوں نے سوئز شہر کی طرف بڑھنے کی کوشش کی جسے مصریوں نے ناکام بنا دیا اسرائیلی چاہتے تھے کہ وہ شہر سوئز پر قبضہ کرنے کے بعد اسماعیلیہ تک پورے علاقے پر اپنا تسلط جما لیں لیکن انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

سلامتی کونسل کی طرف سے فریقین کو جنگ بند کرنے کی تازہ ہدایت

نیویارک ۲۳ر اکتوبر۔ گزشتہ رات سلامتی کونسل نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں روس اور امریکہ کی ایک اور مشترکہ قرارداد منظور کی جس میں مصر اور اسرائیل دونوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جنگ بندی کی خلاف ورزی ترک کر کے فوری طور پر لڑائی بند کر دیں اور اپنی فوجوں کو اس مقام تک واپس لے جائیں جہاں وہ گزشتہ پیر کے روز جنگ بندی کے وقت تھیں۔ سلامتی کونسل نے اپنی اس قرارداد کی رو سے جنگ بندی کی نگرانی کے لئے اقوام متحدہ کے مبصر بھیجنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہنگامی اجلاس مصر کی درخواست پر منعقد ہوا تھا جس نے شکایت کی تھی کہ اسرائیل جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزی کر کے بعض نئے علاقوں میں پیش قدمی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سلامتی کونسل نے یہ قرارداد ۱۴ ووٹوں سے منظور کی۔ چین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا چینی مندوب مسٹر ہوانگ ہوا نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے روس اور امریکہ پر عربوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا ہے اور کہا کہ یہ قرارداد محض کاغذ کا ایک پرزہ ہے جسے دو بڑی طاقتوں نے پیش کیا ہے انہوں نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ قرارداد میں اسرائیل کی تازہ جارحیت کی مذمت نہیں کی گئی۔

شام نے جنگ بندی کا فیصلہ کر لیا

دمشق ۲۳ر اکتوبر۔ شام کی حکومت نے جو جنگ بندی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد پر گزشتہ پیر کے روز سے غور کر رہی تھی بالآخر اس قرارداد کے مطابق جنگ بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کویت ۲۳ر اکتوبر۔ کویت نے مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کے متعلق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد مسترد کر دی ہے۔ حکومت کویت کے اس فیصلے کا اعلان کل یہاں وزیر مملکت عبدالعزیز حسین نے کیا۔ یہ فیصلہ کویت کی کابینہ میں جنگ بندی کی قرارداد پر غور کرنے کے بعد کیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ کویت نے مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو حل کرنے کے متعلق نومبر ۱۹۶۷ء میں سلامتی کونسل کی منظور کردہ پچھلی قرارداد نمبر ۲۴۲ بھی مسترد کر دی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۰۵۵